رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO. A.783



Oudh Press Lucknow — مسلمان ملتان پریس لکھنؤ میں باہتمام محمد سجاد حسین اڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

19 Lt. Khan Artist — قیمت فی پرچہ ۲

باقر برانڈ بیل اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ بالوں کی حفاظت اور دماغ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔

منیجر کی نہایت ضروری گذارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالب علموں کے ساتھ بطور تصدیق پیشگی اشتہار بہ شرح صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی [illegible] سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا ہے [illegible] وی پی بھیجنے میں [illegible] زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور ملک سے خدمت [illegible] نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کا اصل [illegible] ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں اور دوسرے پرچوں میں آپ کے حسب منشا مضامین ہوں۔ لہٰذا یہ بہتر ہے کہ آپ [illegible] کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پر [illegible] آپ کے مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] مشہور [illegible] نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان [illegible] اگر [illegible] قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے [illegible] لازم ہے کہ [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کرا لیں [illegible] فائدہ اٹھائیں۔ [illegible] ناداری یا تنگی کا واسطہ دلانا خلاف حیثیت ہے۔

(۶) [illegible] صاحب [illegible] سے ہم کو پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ [illegible] لیکن [illegible] حساب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں [illegible] ہزاروں خریداروں [illegible] پرچہ نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے [illegible] علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ خدمت کیا جائے [illegible] اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں [illegible] مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی [illegible] ہوتا ہے اگر [illegible] جواب [illegible] نہیں کہا جاتا ہے [illegible] خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی [illegible] بھیجنا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) [illegible] اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں بجز اودھ پنچ کا نام نہیں ہے [illegible] مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق ہونگے [illegible] شائع نہ ہونگے اور [illegible] ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں [illegible] کسی شخص یا قوم کی تنقیص [illegible] نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ انکے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اسی طرح عورت بے پردہ پھرے تو کیا حرج نہیں ہوتی
قوم کو نہیں پتہ تسلیم کرنی ہوتا کہ پردہ مذہب کا جزو
نہیں مگر قرآن اور حدیث کے تاکیدی حکم دیکھنے
کے بعد یہ دو باتیں اعتقاد ہے کہ یہ مرد و عورت کے
واسطے یکساں لازم ہے۔ اور اس حکم سے جو لوگ
کے فتنہ اور فساد کا دروازہ اللہ میاں بند کرنا
چاہتے ہیں۔ جو کوئی اس حکم کو توڑنے کی فکر میں
ہے وہ فتنہ اور فساد کا دروازہ کھولنا چاہتا ہے۔

کر کے رو چلی یعنی قیامت کی پڑیا لنگ لی اور
خوش خوش گھر لیا۔ راہ میں دل نے تقاضا کیا
کہ ذرا سی پڑیا کی آزمائش تو کرو۔ اتفاق سے
وہیں کہیں ایک مردہ خیر کی ہڈیاں پڑی تھیں
چیلے نے ایک چٹکی ان ہڈیوں پر چھڑک دی خیر
دہاڑ کے اٹھ بیٹھا۔ چیلے صاحب کی روح تو
خراب ہو گئی پھر بھی پنجہ سے دو بچ گئے۔ رفتہ رفتہ ان
سے تمہیں بھی یہ خاک کی بنگلی لی ملکہ فریا کے

ہاتھوں لی ہے۔ عقلمند کا دل اسکے قابو میں ہوتا
ہے۔ بیوقوف خود دل کے بس میں ہوتا ہے۔ اگر
دل کی ضد تم نے رکھی اور ملکہ فریا کی دی ہوئی
قیامت کی پڑیا وہ دل ہندوستان پر چھڑکی تو
اسکا نتیجہ بھی وہی ہوگا جو چیلے کا ہوا تھا مجھے
اس سے انکار ہے کہ پردہ کی رسم میں کوئی سختی
بھی ہے۔ مرزا پردے میں کوئی سختی نہیں ہے
سختی جو کچھ ہے وہ مردوں اور عورتوں کے آزاد
انہ میل جول میں ہے۔
تم آزاد کر دو کہ میں عورتوں اور غیر
مردوں کا میل جول نہیں
چاہتا اور صحبت کو حرام
بنانے کے خلاف ہوں۔ شوہر
سے یہ شرعی حق چھیننا نہیں
چاہتا کہ وہ اپنی بی بیوں کو
اپنی مرضی کے مطابق جب
چاہیں کہیں آنے جانے سے
روک دیں۔ میں گھر کو رنڈیکا
بنانا نہیں چاہتا کہ جس کا
جی چاہے بے سر کھٹکا دندناتا
میں گھس آئے۔ تو میں بھی
اتنی تائید اختیاری کر سکتی
ہوں کہ جس جگہ فتنہ برپا
ہونے کا اندیشہ نہ ہو وہاں
بے عورت مجبور ہو وہاں عورت
چہرہ کھول سکتی ہے۔
مرزا! تم کہتے ہو کہ کسی
قوم کی حالت سدھری ہو تو پہلے اس قوم کی
عورتوں کی حالت سدھری ہے۔ یہ خیال ہی خیال
ہے یہ حال خدا ہی جانتا ہے کہ پہلے انڈا ہوا یا
مرغی۔ درخت نکلا یا تخم۔ میں نے قرآن میں پڑھا
ہے، مرد گزرا ہوا عورتوں پر یعنی مرد انکی دیکھ بھال
اور نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ تو پہلے مردوں ہی کی
حالت سدھرنی چاہیے اسکے بعد عورتیں آپ سدھریں
گی ورنہ وہ شامت کسی کی نہ آئے۔ ۔ ۔ ۔



دبا دل بیچارہ
جان بل کا روشن جست کا ارادہ

خدا نے عورت کو شرم دی ہے
پردہ اور نقاب شرم کے ہاتھ
میں ہے جب عورت کی شرم
اسوقت اسکا ساتھ چھوڑ دیتی ہے
جب خوشامد کرنے والا پیچھے کھڑا
پیچھے چھپ جانے خوشامدی
مرد ے کی ہوس اسوقت تک
قدم آگے نہیں بڑھاتی جب تک
وہ عورت کی خوبی سے واقف
نہیں ہوتا۔ مرزا تم غفلتوں
کی انتہا مگر تم نے نہیں دیکھی ہے
ابھی نا تجربہ کار ہو۔ تمہارا دل
رنگینوں کی ظاہری خوبیاں
انکی صفائی و کج کرائی دیکھ کر
ملوث ہو گیا ہے۔ وہ چھپا تم
تم اسکی ضد میں اٹھاتے ہو۔
اگلے زمانے میں کوئی سیدھا سادا
فقیر تھا اسکے پاس پڑیا تھی کہ
کی چٹکی چھڑکی ہو تو تاثیر تھی کہ
شخص مرے ہوئے پر بھی چھڑکی جاتی تو وہ وہ اٹھ
کر کھڑا ہو بیٹھتا۔ چیلے نے گرو کے ہاتھ جوڑ کے بیت

ضرورت ہے

ایسے طالب علموں کی جو ٹیلیگراف اور اسٹیشن ماسٹری کا کام گورنمنٹ
ریلوے و ڈاکخانہ کی ملازمت کے لیے سیکھنا چاہیں۔ کرایہ
ریل کا ملنے کا تاحد ود آمد ٹکٹ بھیج کر طلب کریں
پتہ نکھا:۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید منظور علی صاحب ۔۔۔ البشیر تحریر فرماتے ہیں کہ آج
نصف ۹۹ اشخاص جنگ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو
شربت کہ حکیم سید محمد صاحب ۔۔۔ بہادر کا ایجاد کر دہ
ہے یہ بیان کرنا کہ جتنی تعریف کی جائے کم ہے ۔۔۔ مطلع
دیتے ہیں کہ اس اکسیر صورت نا کامی کا علاج ہے ۔۔۔
کیا ہے کہ وہ اس مریض کی عزت اور صحت کی ضمانت ہے
کی ہو اور ۔۔۔ کام کر گیا ہے ۔۔۔ جن کو شکایت ہو
ضرور ہماری خدمت میں ۔۔۔ قیمت فی شیشی ۔۔۔
المشتہر
حکیم سید نتھے نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

جلد ۱۳ نمبر ۳۴

مضامین

۱۸؍اگست ۱۹۲۸ء

قطعہ

اک صبت کلیسا تیرا نگاہ میں کا
نکلا سی کا وطنوں میں برا دے ساز علا
رنگ مسیح یوں کرو وقت اپنی زمانہ
آیا ہے تم ابا لپنے کو دل بہانا
اس دل میں کیا سکت تھی آخر تعارف کی
بس جل بجا وہیں پہ جیسے کاک شیشا
گفتم کرا ز بیج و غل بات رنگ غزلی
برتر نگاہ کرو م نقشہ دلم خدا را
بس از کرم نگا ہے از تو امید دارم
شاہا عجب نباشد بخشی اگر گدا را
کہنے لگا یہ بس کر تم ہو ہی مسلماں
دنیا میں ہیں کا شہر مشہور ہے اور دوبار
ہیں تم سے دل لگاؤں باطل ہے نا ممکن
جب تک کہ تم نہ کر لو اسلام سے کنارا
ملنے کی ایک صورت آسان سی یہی ہے
دل سے قبول کر لو آئین دین ہمارا
سمجھو یہ فلسفہ ہے وجہ بقائے عالم
تینوں ہوں مل کے واحد [illegible]
ورمل ایں سخن تامنکش نہ باشی
خواہی نہ یافت ہرگز آں دُرِ یکدانا
تھی چونکہ ایسی منطق میری سمجھ سے باہر
میں اقتیکس کر کے بیٹھا وہ اپنے گھر سدھارا
آگے بڑھا تو دیکھا مجمع ہے ایک جانب
اور شیخ ہیں بیٹھے سب اس میں جلوہ نما
یہ وعظ کر رہے تھے وہ سب کو تھا سناتے
جنت ہے ان کو دعوت ہے [illegible] کا سہارا

تم وعظ سب کو مولوی کا احکام جو بجا لا
کہتے تھے مولوی جی جنت تو ہے دھرم والا
اور اک بزرگ سنت کہہ رہے تھے
دنیا کی ایسی ہوس ہے اور دین کا پکارا
قصہ کسی گدا کر اپنا اہو تو بنا دو
کر یاد ہیں جو دنیا کہہ پڑے ہے پیارا
سوتی پاک باطن سازِ کہت تھے گویا
بس ترک ماسوا کن دور جام ہی خدا را
قانون ملک وقت کا تو ہی ہے جان لینا
کہتے تھے نیچری یہ فطرت کا ہے اشارا
مجمع میں اپنی ہی کچھ اپنی کہہ رہا تھا
اک نکتہ دان حکمت اس طرح سے پکارا
آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

حافظ گمنام

بد نصیب مرزا چغتائی بی اے

مرزا! شاید تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمانوں کا دستور تھا
پھر ناس نا جانا کہا تا پتا سب کچھ مذہب ہے پھر
جو تم نے کہا کہ مذہب کی آڑ دو اسے نہیں
تو کیا سمجھ کے کہا۔ اے صاحب مسلمان مذہب سے
جدا ہو سکتا ہے۔ بڑی بات ہو گئی پھر ایسا کلمہ
منہ سے نہ نکالنا۔ وہ بد نصیب اپنی قسمت کو جس کے
پاس کوئی مکمل قانون نہیں۔ ہمارے پاس کلام اللہ
ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جو بات کریں سوچ کر کے
اس قانون میں ڈھونڈ کے کریں۔ میں بہت خوش
ہوئی کہ تم کو ڈاڑھی منڈا کر یوں کے بال کتروانے
پر رضامند نہیں ہو۔ جیسا پہلے [illegible]
[illegible] دیکھو [illegible]
سن کے میری جان سن ہو گئی تھی کہ اب
یہ گھر والی نائیوں کی دکان پر بیٹھ کے سر
منڈوائیں گی۔ عرب کی عورتیں بھی [illegible]
تم جیسی سے اپنے گھروں میں بنا لیتی تھیں اسی طرح

سے کہیں گر پڑتے ہیں۔ بعد بیٹے ڈھونڈ ھنے کی
ضرورت اب نہ تم کرو نہ مجھے ضرورت ہے وہ
آنسو تو پنچ نے خود ہی ڈھونڈ نکالی ہیں۔ دوسری
حدیث کہ رسول اللہ نے اپنے بال کسی وضع سے
ترشوائے تو اس کا جواب بھی ہمارا پنچ خود دے دیا۔
بھلا ان دلیلوں کے آگے تم کیا زبان کھولو۔
ان تم یہ کہتے ہو کہ پردہ پردہ کی رسم کی شوخی
ہے اور مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ تو یہ بڑی
مشکل ہے میں نے مولویوں سے سنا ہے کہ ایک تو
ہے جز و مذہب۔ دوسرا ہے لازم مذہب۔ لوگ
سے انکار کرتے ہو یعنی پردہ نہ جز و مذہب ہے
نہ لازم مذہب۔ تمہارا یہ مضمون ۲۰ مئی کے پنچ
میں شائع ہوا تھا اس سے پہلے ایک پرچے کو
یہی خیال ہوتا ہے۔ ذرا ایک دفعہ پھر اپنا مضمون
دیکھو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شراب پی کر کوئی شخص
خراب پینے سے کافر نہیں ہوتا۔ زنا سے کافر
نہیں ہوتا۔ چوری کرنے سے کافر نہیں ہوتا

عدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر گونڈہ

رجسٹر متفرقات مقدمہ نمبر ۲۹ سنہ ۱۹۲۸ء

مساۃ شیریں جان بنام [illegible] مساۃ [illegible]
عرف [illegible] صاحب
درخواست بموجب دفعہ [illegible] ایکٹ [illegible]
ٹھاکر [illegible] سنگھ و [illegible] سنگھ
بنام [illegible]
ساکنان [illegible] ضلع گونڈہ۔
[illegible]
[illegible] ضلع گونڈہ۔ [illegible]
ساکن ریاست [illegible] ضلع گونڈہ۔
چونکہ [illegible] درخواست عدالت ہذا میں بتاریخ
۱۰ اگست سنہ ۲۸ء گذرانی ہے کہ وہ بحیثیت ولی [illegible]
مساۃ [illegible] صاحب کی حسب دفعہ [illegible]
[illegible] مقرر کی جائے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ
[illegible] ستمبر سنہ ۱۹۲۸ء بغرض سماعت درخواست مذکور
کے مقرر کی ہے۔ اگر کوئی شخص اس معاملہ میں
[illegible] عدالت میں پیش کرنا چاہتا ہو تو [illegible]
[illegible]
[illegible] حاضر عدالت ہو کر پیش کرے۔
بحکم [illegible]
۱۰ اگست سنہ ۲۸ء
گونڈہ

جو صاحب ہماری عطار [illegible] کی [illegible] [illegible] ہو گا۔

اور کرے حوالہ مردوں کی جو کسی اور نگرانی کا محتاج ہے۔ ہاں اگر عورت گھر کی نگرانی ہو چکی۔ تم نے تاریخ کے صفحے کے صفحے الٹ ڈالے اور تمھیں یہی نظر آیا کہ عورتوں کی حالت شعر نے جو قوم کی حالت سدھری اگر خدا نخواستہ کون سی عینک لگا کے تم نے تاریخ کے ورق الٹے جس قوم کے مرد بے غیرت بےحیا بدمعاش بے باک نفس پرست پاجی ہوں گے انکی عورتیں کیا خاک اپنی حالت درست کر سکیں گی۔ بناؤ سنگار فیشن۔ بےپردگی دکھانے۔ پیار و دیا کے دوستوں کا دل بہلانے سیر سپاٹا کرنے سے انھیں فرصت ہی نہ ملے گی جو بچوں کا کاکا کا لیں۔ بچے پالنے کے لیے کارخانے کھل لینے پڑیں گے۔ اس صورت میں بچہ ماں کی گود کی گرمی اس کی لوریوں سے دودھ سے محروم رہے گا۔ غیروں کی تربیت اور پرورش اگر کسی بچہ کے حق میں ٹھیک اتری تو اس پر کسی ماں کو ناز کرنے اور اترانے کا کوئی حق نہیں۔ آج یورپ میں یہی ہو رہا ہے کیوں مرزا کیا اسی کو حالت سدھرنا کہتے ہیں؟ مرزا صاحب تعلیم کا بچوں کا گھولنا پانا اسی طرح کے بندوبست کرنا صرف انتظام کی بات ہے اور منتظم چاہتی ہے وہ اپنی کارروائیوں میں

ہو کر اور حکومت کی علامت نہیں ڈھونڈھ سکتی وہ اختیار اور آزادی کی محتاج ہے جسکی خبر گیری کھیت کچھ کسانی " ہم بھی غلام ، غلام آزاد ہو جائیں تو انھیں کوئی غلام کیوں کہے۔ بیرنج بیچ کی بات کہی ہے اس بات کے سمجھنے کے لیے تاریخ کے ورق الٹنے اور آنکھ جھکا کے دوسری کی ضرورت نہیں۔ اسی ورق گردانی بیکار ہے۔ ذرا مجھے بتاؤ تو وہ آخر وہ کونسی قوم ہے جس کی بگڑی ہوئی حالت عورتوں نے سنبھالی؟ خدا کے لیے ذرا اسکا نام تو بتاؤ۔ کسی تاریخ میں اسکا ذکر ہے ذرا ہم بھی دیکھیں۔ سونے چاندی ہاتھوں کو جو کوئی رٹ لے وہ ہے مرزا۔ مرزا تم شعر میاں نے سنو۔ تمھیں اپنی قوم کی اصلاح کرنی ہے۔ اسے ہے تو ذرا خیال کو کرو۔ دھان پان عورت جس کے ذمے ہر سال بچہ دینے پھر اس کو پالنے دودھ پلانے کی پیچ لگی ہوئی ہے خود ہی خبرگیری کی محتاج ہے۔ بس وہ جو کچھ ہوشیاری صرف کر سکتی ہے بچے پالنے میں

صرف کر سکتی ہے اور تم ترقی یافتہ قوموں کا چلن انھیں سکھانا چاہتے ہو۔ ان قوموں کی عورتیں بچہ جننے کی مصیبت نہیں سہنا چاہتیں جنہیں دھار کا دودھ پلانے سے کانوں پر ہاتھ رکھتی ہیں ناچ راگ رنگ گپ بازی ہی سے فراغت نہیں، گھر کے بیں صرف رہنا چاہتی ہیں لو ایسی ترقی کو ہم لے جا کے بیں۔ دیکھو مرزا تم جو مسلمان ہو قرآنی حکم کے مطابق کسی نہ کسی عورت پر برابر ہوتے ہو۔ برابر ہونے کا حق اچھی طرح تمھیں ادا کرنا چاہیے۔ تم قرآن کی صاف اور کھلی ہوئی آیتوں کی تاویلیں کرتے ہو ایک حکم مانتے ہو دوسرے کی پروا نہیں کرتے۔ بھیا توبہ کرو۔ مسلمان عرب سے لے کے ہی عورتوں کے بارے میں بڑے بڑے آدمیوں کے قول دیکھو عورتوں کی مذمت سے ان کی زبان کبھی نہیں رکی حدیث کی کتابیں بھی ان کی مذمت سے خالی نہیں، بولی فرماتے ہیں ان سے مشورہ کر کے انکی رائے کے خلاف عمل کرو کہ اسی میں برکت ہے۔ حضرت بخاری

سیاست کا نصرت نمبر خرید فرمایئے

اسکا ترجمہ ادا کرنے میں مدد کیجیے

یکم ستمبر کو سیاست کا نصرت نمبر نہایت آن بان شان سے نکلے گا وباللہ التوفیق

ایک طول و عرض ملک کے بہترین ادیبوں اور اہل قلم حضرات کے مضامین حاصل کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ سبکی نظمیں اچھوتی اور انکے مضامین جدت آمیز ہوں گے۔ سیاسی، علمی ادبی، اخلاقی، تمدنی، معاشرتی اور مذہبی مضامین ہوں گے۔ اخبار کیا ہوگا، طبعیت پر ایک زندہ صحافت کا ایک نمونہ ہوگا۔ ... اعلیٰ صحافت کا یہ اس صلاحیت سے تیار کیا گیا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ بہ زیادہ ہو جائے، ... قیمت چار آنہ ... ہوگی۔

وقت کم ہے ... جلد ... اپنی فرمائش ... ۲۵ اگست ... دفتر سیاست ... حضرات ... ہو سکے ... مزید ... جائے۔

المشتہر

(منشی) غلام محمد خادم منیجر سیاست لاہور

نوٹس

حسب دفعہ ۹۱، ایکٹ ۵ سنہ ۰۸

بعدالت جناب ... صاحب ... کچہری ... تحصیل ...

درخواست نمبر ... سنہ ۱۹۳۰ء

بعد ... قرار دیئے جانے ... نام ... بال ...

... ساکن قصبہ ... کچہری

بنام

... وغیرہ ... ماحیان

ہر گاہ ... نے ... درخواست ... تاریخ ... لہٰذا ... حاضر عدالت ہو کر پیش کرے۔

المرقوم ۱۵ اگست ۱۹۳۰ء

دستخط حاکم ... مہر عدالت

اب کیا روتے ہی رہو گے

یاد رکھو

عمر عزیز قابل سودا گری نیست

... نیست

... ... آج ... ... اور ... جناب ... صاحب ... تصنیف ... ... کتاب ...

قیمت ... محصول ...

منیجر ... اودھ پنچ ... نمبر ۹

فرماتے ہیں۔ کوئی اس سے زیادہ صحیح ثبوت دے [illegible] ابھی ابھی صحت سے بھی عذر سا لگی۔ اب وہی باتیں ہیں یا نہ ہو، یورپ کی ترقی میں عورتوں کو دخل تھا یا نہ تھا۔ اگر تھا تو انھوں نے اپنے ہی کی تعلیم کے خلاف عمل کیا اور نہ تھا تو پھر یہ رنگ کیوں لگاتے ہو۔ میں پوچھتی ہوں کہ بچی اور اب بھی کہتی ہوں کہ بعض عرب کی ہیں یا ایک عورتوں کے حال کا اپنا کے دیکھ کے تم دنیا کے سامنے اس کی مثال پیش کرنا چاہتے ہو۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ منگنوں کی پیروی کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔ آج تم یہ کہتے ہو کہ اسلام میں پردہ نہ تھا۔ اسلام ہی تھا جس نے پردہ کا جھول دور کیا۔ کھلے منہ پھرنا اور بال کترنا روا جائز ہے۔ کل تم یہ کہو گے کہ ننگے پھرنا مستحسن ہے مذہب عرب کی عورتوں کا دستور تھا۔ دیکھو عائشہ بنت طلحہ [illegible] مصعب کی پہلی شادی عبد اللہ [illegible] سے ہوئی عبد اللہ تھے بڑے [illegible] دوسری شادی تو ہشام بن مغیرہ نے جو ضیاء پر عاشق تھا کہلا بھیجا "کیا ایک بڑے [illegible] کے [illegible] پہلی جو اتنی پیاری کر لی ہو اس سے کہہ دو کہ میاں [illegible] پھر وہ ضیاء نے بڑے میاں سے یہی کہا۔ بڑے میاں آخر پھر [illegible] تھے گئے کہ کسی [illegible] نے پچی پھسلائی ہے [illegible] ہشام کی حرکت [illegible]

جواب دیا کہ بندہ طلاق دینے پر آمادہ ہے مگر قسم کھاؤ کہ ہشام سے نکاح نہ کرو گی۔ اور بڑا [illegible] ذبح کروں اور ایک [illegible] جس کا ایک سرا مکہ میں ہو اور دوسرا [illegible] کے دامن کا پیوند بنے ہی نہیں [illegible] ہے گی بیوی اور [illegible] کعبہ کا طواف کروں؟ ضیاء نے عاشق کے پاس شرطیں کہلا بھیجیں۔ عاشق نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے تم شکر کرو [illegible] کی کمی نہیں۔ میری [illegible] باندیاں اتنی ہیں کہ وہ بیٹھنے میں اتنا بڑا [illegible] یہاں تک طواف ایک [illegible] ہے تو [illegible] پیدا بھی ذکر و اللہ نے تمہیں حسن و جمال عنایت کیا ہے حسن تھا [illegible] عیب ہے کوئی عیب ہوتا [illegible] رنگ [illegible] آنکھیں [illegible] کے لیے [illegible] کر کیا بنا ہیں گے۔ لیجئے صاحب طلاق ہو گیا اور شرطیں بھی پوری ہو گئیں۔ بی بی ایک [illegible] آگے ایک پیچھے رکھے قربان جاؤں ایسے [illegible] اور [illegible] مقام [illegible] پھیریاں لگانے لگیں جب [illegible] نے [illegible] کیا۔

مرزا تمہیں بیوی جان کی قسم [illegible] کے بتلاؤ [illegible] دستور [illegible] تمدن عرب [illegible] ہے آزادی عرب [illegible] مذہب [illegible] ہے اسلام کی تعلیم [illegible] مسلمانوں کی بے حیائی اور [illegible] تنگ خیالی کی [illegible] حقیقی اسلامی آزادی [illegible] پھیر دیا۔ آہ اسلام نے ترقی و تہذیب کا کوئی [illegible] ایسا نہیں جو تعلیم نہ کیا ہو۔ اے مسلمانو خدا سے ڈرو اپنی عورتوں کے حق میں انصاف کرو۔ ان کے حقوق پامال نہ کرو۔ اسلام عورتوں اور مردوں کے مساوی حقوق تسلیم کر چکا ہے تو تم ظالم بے رحم ہو۔ تنگ خیال ہو تنگ دل ہو [illegible] ہو۔ خدارا سنبھلو [illegible] اپنی عورتوں کو [illegible] اور [illegible] اور آزادی۔"

مرزا تم کہتے ہو کہ خداوند تعالیٰ نے صرف [illegible] عورتوں کے لیے قرآن پاک میں [illegible] کہ اگر وہ بے حیائی کریں تو ان کو گھروں میں [illegible] اور [illegible]۔ بھلا [illegible] سے انصاف کی بات ہے کہ [illegible] ہم آپ ایسی [illegible] آپ فلاں کو [illegible] رہے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اے عورتو! اسلام تمہارے حقوق نہیں چھینتا [illegible] اپنی ضروریات کے لیے باہر جانا تمہارا [illegible] ہے۔ [illegible] حیا [illegible] کی تعریف تو بیان کرو [illegible] کہتے ہیں

کیا یہی حیا داری ہے جو ضیاء سے سرزد ہوئی؟ بے پردہ گھومنے اور غیروں سے [illegible] کے بعد [illegible] حیا اور [illegible] کے معنی بدل جائیں گے یا پھر تمام مسلمان بن بیاہی بے حیاؤں کے ذیل میں داخل ہیں کے گھروں میں قید ہونے کی مستحق ہو جائیں گی۔ آزادی کی جو صورتیں تم نے تجویز کی ہیں وہ بے حیائی کی طرف لے جائیں گی۔ واہ مرزا تم نے خوب احسان کیا۔ نہ حیا کرتے بن پڑتی ہے نہ بے حیائی۔ تمہاری تعلیم تو یہ کہتی ہے کہ [illegible] گھروں میں منہ چھپائے بیٹھی ہیں وہ [illegible] بے حیائی کی مجرم ہیں۔ [illegible] اس [illegible] کی ضرورت کو وہ خوب سمجھتی ہیں [illegible] اس [illegible] کے خلاف کسی عورت کا چلن دیکھتی ہیں تو اس سے [illegible]

مرزا تم شاید ہندوستان میں عطیہ [illegible] کے سے افعال دیکھنا چاہتے ہو۔ عرب کا [illegible] عطیہ [illegible] کا ایک تھا [illegible] بن منذر نے دیکھا کہ [illegible]

عطیہ اپنی [illegible] کے پیچھے [illegible] ہیں اور وہ [illegible] انھوں نے کہا خیر [illegible] میاں عطیہ بولے "آپ [illegible] کہتے ہیں [illegible] صورت [illegible] رکھتا ہوں پھر بھی آج تک کوئی ان پر عاشق نہ ہوا۔ [illegible] نے غیرت [illegible] آئی [illegible] نہیں کرنا نہیں چاہتیں اور [illegible] بات پر مجبور کرتے ہو۔ کہنے لگے۔ [illegible] کا پیٹ [illegible] بھروں [illegible]



ڈھائیں، بیچ کہ کر چپ ہو گئیں، یاروں نے جواب دیا کہ یہ تو تم پر واجب ہے ہم بھلا وہ آج سے بیچ ہی پکارا کریں گے ہمیں بھی نہ روں گا۔

املاوں لکھتے ہیں کہ ہمیں علماء ان عورتوں سے کہہ فرمائے سنا ہمیں چلیا یا فرماتے ہیں۔ یہ بچاریاں عاجز ہو کے بولیں "ہمیں بیاں، ما شاء اللہ اُن چڑیلوں کی شیخی پر طلاق ہے جو ہمسائے کے گھر بھوں سے عذبیو؟" میاں علیہ ٹھنڈی سانس بھر کے فرمانے لگے۔ ہائے کمبختیں زبان سے کہتی ہیں مگر کرتی نہیں؟

مرزا ہمیشہ عورتوں کی فطرت کی مکاری اور بے وفائی کی بڑی ہوں۔ مگر دو روز عورتیں سننے والوں سے کسی طرح سر نہیں ہو سکتیں۔ عبداللہ ابن ابی سیرت ایک غیرت دار آدمی تھے۔ وصلیل ابن حل بھائی ہیں کہ جب وہ آرمینیا میں امیر شام کی طرف سے فوج میں بھرتی ہو کے بھیجے گئے تو اتفاق سے شام کی ایک باعصمت بی بی سے نیرود نامے عطار نے مشغول کی بچاری بے کس عورت بھبھلا کے بول اٹھی وہ ہے جو آج عبداللہ یہاں ہوتا تو بچا تمہاری دل لگی یاری کا مزا نہیں چکھاتا۔

یہ خبر اڑتی اڑتی عبداللہ کے کانوں تک پہنچی۔ سنتے ہی گھوڑے پر چڑھ بغیر کہیں دم لیے چپکے وہ آرمینیا سے شام آیا اور اس بی بی سے پوچھا کہ تم ہی نے عبداللہ کو عطار کی بیہودگی پر یاد کیا تھا؟ اس بی بی نے اقرار کیا۔ یہ گھوڑے سے اتر کے اور کہا نیرود کی بیٹھک بتاؤ۔ میاں عطار صاحب عطر پھلیل لگا کے شب کو تشریف لائے۔ عبداللہ نے ولایتی کھینچ کے اسلح گردن اڑا دی جیسے کنڈو سے مڑ انٹ اور ایک ہاتھ گھر کے اوپر پر بھی چلا دیا کہ یہ چپل نہ کھائے دونوں کی لاشیں گھر کے پچھواڑے میں پھینک کے منہ تب گیا اور سا فرنیاں اس بی بی کو دیں کہ نیا غلام مول لے لو کہ تمہارا غلام بھاگ گیا۔ پھر بغیر کچھ کھائے پیے آرمینیا کی راہ لی۔

مرزا اگر تمہاری آرزو کے بموجب یہ آزادی کا رواج عام ہوا اور ہر سطے ویسے ہی واقعات ہونگے

[redacted] بتاؤ کہ رسول اللہ نے یہ کب فرمایا اور اگر فرمایا بھی تو کیا حقوق کی تفصیل بھی کی کہ حقوق سے مراد کیا کیا حق ہیں۔ مہر کا حق، نان نفقہ کا حق، زوجیت کا حق آخر وہ کون سے حقوق ہیں؟

کیا اُن کے ارشاد سے تم یہ مطلب لیتے ہو کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق برابر ہیں۔ مرزا خدا نے قدرتی کے جامے جو خاص ہر شخص کا حق وہی ہے جو خالق نے انگلیٹ دیکھ کے مقرر کیا ہے۔ رہا یہ کہ انھوں نے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت دی اور اپنی ضرورت پر نکلنے کی اجازت دی کہ چاہے خاوند اجازت دے یا نہ دے تم غلط۔ یہ قرآن حضرت پر تہمت ہے۔ انھوں نے کبھی مردوں کے اس حق میں دست اندازی نہیں فرمائی جو عورتوں پر ان کو حاصل ہیں۔ بے شک عورت کا گھر سے نکلنا اور کام کاج کے لیے نکلنا کوئی بری بات نہیں۔ جو عورت کسی کے نکاح بیاہ میں نہیں وہ اپنی مرضی سے جا آسکتی ہے جو بیاہی ہے وہ شوہر کی اجازت سے۔ مرزا۔ نفلوں کے بارے میں آئندہ لکھوں گی گھبراؤ نہیں فقط

راقم

بو انصیبن

متوالا

لودھیانہ پنجاب سے ایک ہفتہ وار اردو پرچہ متوالا شائع ہوا ہے جس نے اپنے وجود میں آنے کی یہ وجہ ظاہر کی ہے کہ پنجاب کی دو کروڑ آبادی ہے اور اس دو کروڑ کی آبادی میں ایک ظریف پرچہ "گرگشتال" دکھائی دیتا ہے یعنی ایک اور ہونا چاہیے جو آبادی کو آدھا بانٹ لے۔ وجہ معقول ہے۔ امید کہ پنجاب کی آبادی ضرور اس سلوک سے متاثر ہوگی۔ اسکی روش گرگشتال کی سی ہے۔ پہلا نمبر زیر مطالعہ ہے کوئی مضمون ظریفی کسی مضمون میں جس کی بجاوت کی وجہ نظر نہیں آئی۔ ممکن ہے کہ آئندہ نمبروں میں اچھے لکھنے والے اپنے قلم کی بانگی دکھائیں۔ ۱۲ صفحہ کا پرچہ ہے۔ ۱۰ صفحہ مضمون کے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ قریب اودھ پنچ کو ۱۶ صفحہ کا ہفتہ وار مضمون دینا دشوار ہو جاتا ہے ان حضرات کی ہمالی سراہنے کے قابل ہے کہ اٹھارہ اٹھارہ صفحے بھر دیتے ہیں۔ ۱۲ ابنعہ ... سالانہ قیمت رکھتے ہیں۔

البیخ کلکتہ

انگلی پورے پہلے ایک البیخ نکلتا تھا مگر جاری رہنے کے بعد بند ہو گیا۔ اب کلکتہ سے ایک ظریف اسی نام کا نمایاں ہوا ہے۔ یہ پرچہ ہفتہ میں دو مرتبہ نکلے گا۔ بنگال وہ مقام ہے جہاں اردو سے اجنبیت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ مضامین کے مطالعہ سے مترشح ہوتا ہے کہ "البیخ" ظرافت اور دل آویزی پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کوشش میں کامیابی خوش طبعی و خوش مذاقی اور بچوں کی توجہ پر منحصر ہے خدا ان کی تعداد دنیا میں بڑھائے۔ یہ گر ہمیں ایسے کا اردو اور دوسرے کے نیکیشہ میں ڈھونڈے نہیں ملتے۔

اکثر اودھ وری کی کوششیں بار آور ہوتی ہیں لہذا امید رکھنا چاہیے۔ کچھ تعجب نہیں کہ یہ کوشش بھی پروان چڑھے۔

اس پرچہ کا حجم ۱۸×۲۲ کے پورے دو تختے ہیں۔ ایک آدھ کارٹون بھی ہوتا ہے قیمت سالانہ سے ... ملنے کا پتا ۹۹ لور چیت پور روڈ کمرہ نمبر ... کلکتہ

ارشاد

ایک ماہوار رسالہ زیر ادارت پیرزادہ شاہ سید یوسف الدین قادری، چار مینار حیدرآباد دکن سے شائع ہوتا ہے موضوع بحث اصلاح اخلاق و مذہب ہے۔ دو نمبر کچھ بعد دیگرے ہیں موصول ہوئے۔ نہایت ضروری مسائل اور نصائح ان میں

موجود ہیں۔ قرآن کی تفسیر بھی ہے۔ حدیث بھی
ہے فقہ بھی ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے حجم ۳۰
جزو سے زیادہ ہے عام فہم ہے عام مسلمانوں
کے مطالعہ میں رہے تو بہتر ہے۔ وعظ و پند سے
جنکے کان پر جوں نہیں رینگتی انھیں اس سے
کیا فائدہ۔ وہ تو فرماتے ہیں سے

حضرت عنقا جو آئے وہ وہ قول زرنگار
پر کوئی بیہودہ جیلو مجکو کھائیں گے کیا

رسالہ کی ترقی اشاعت سے زیادہ ضروری اور ترقی
یہ ہے کہ خداوند عالم نصیحت سننے والے کانوں
میں ترقی عنایت فرمائے جو اعلیٰ ذمت کھلانے
گے۔

حرز و قلم

چانسلر جامعۂ وادیہ کے اشتر قدہ
پائے ہیں جو بہیرا السلطان کی سند
ان کے حصہ میں شتر گیہ سواری ہے
ان کو ہر مشرق و مغرب کے لڑانے میں ہے کد
خیر بطانیہ سے آپ جو جھپ دلیں خوات
چاہتے ہیں کرکے اونٹ کے بچوں کو مدد
جائیں وہ اونٹ کے بچے جو ہیں کالج میں
اشتر جنگ جل بنچے ہیں جنا جب
یا اشتر مرہ قومی کی ہیں کامل تصویر
والدہ ناقہ لپیٹے ہوئے ہیں انکے ولد
اونٹیا لوجی کی تعلیم کے دل دادہ ہوں
پیدا کر ہوں کر کے ہنوں۔ نیک ہوں نا جب
قوم کی گاڑی کمائی کا وہ کھا کر چارہ
کیوں نہ ہوں شترخانہ میں اپنے از حد
پیسے بچوں کے بیچ تیر لیاقت کی نہیں
ان کو دی جائے گی فورا ہی فضیلت کی سند
مگر اس شرط سے جو ہوں شتر اس کے
دل میں ہو نہ کفاق کا ارطبیعت میں حسد
فائدہ جب ہے کہ جب قوم لڑے آپس میں
ہو اک اسکیم میں جو آپ کا اعلیٰ مقصد
پرورش انکی ہو جائے گی اشتر پر شتر
ہونگے ممنون عنایات لبیری از حد
اونٹ گاڑی کو جا ہنکے یہی کالج کی
کاٹتے دوڑنگے ہر ایک گریبے جد و جہد
بڑھ کے جو جائیں گے یہ قوم کی ہاری گاڑی
پھر تو سبزہ نظر آئے گا کہیں تا سرحد
منتخب کر دیں انھیں خواب گلمرگ ہوسی
پشت تا پاسلطان حامل رئیس ہر گد

"شاعر"

مولانا پنچ کی نوٹ بک

آزادگی فرضیت بیان ہندوستان ہے

کوئی صاحب ہیں جنکی ایم اے معلوم نہیں عنت شدہ ہے یا مخفف! انھوں نے روز نامہ کانگریس دہلی میں ایک مضمون چھپوایا ہے کہ ایشیائی اصطبل کا ہر ایک گھوڑا ہو گیا ہے منہ زور اور بدلگام اگر کوئی پچھاڑی اگاڑی پچھاڑی کے رہا نہ جائے برطانوی طاقت باہر نکلنا چاہتا ہے۔ ایک ہندوستانی پر کل نوٹ لکھا ادھر کو ادھر کم قدر کرتا لنگ شکور دہلی ازیں ایسا ہے جو قومی رسالہ کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ان کو یہ بات والوں میں حضرت غلط ہے دوست ہمیشہ نہیں ابن سعود گفتند رکھ کر دیکھا نام بھی لیا تو کیوں ہم پانچوں سوار دہلی سے آتے ہیں؟ اگر ابن سعود صاحب برطانوی طاقت رہ گئے سے آزاد ہیں تو جیسے ہندوستان بھی آزاد ہے۔ اگر آزادی یہی ہے تو غلامی کے لیے دوسری لغت تلاش کرنی چاہیے۔ اے حضرت وہ تو ہم غلامی کو موت سمجھتے ہیں فورا ملازن کر کیجئے معنی صاحب کا بے شمار راگ سن کے کہیں الٹ نہ جائیں۔

"قدر سے حماقت"

آل پارٹیز کانفرنس کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے جو خاصی ہے اور جو نکات سیاست اسمیں ملحوظ رکھے گئے ہیں وہ رپورٹ مرتب کرنے والوں کی لیاقت و ذہانت کی مضبوط دلیل ہیں۔ ہم سے جو کوئی پوچھے تو لاہل حل ہوئی گئے تھے اور دونوں بجائے خود

جیسے کے تیسے اور جیوں کے تیوں باقی ہیں۔ انگلستان وقت کی خود غرضیں مدعا کی باتیں ہیں ایک آزاد حکومت کا قیام ہو ہندوستانیوں کو اپنے ہاتھ میں اختیار کا کرے اور وہ جاہلوں کے لالچ کی طرح دوا بھی کمتر نہ وہیں نقل ہو کر جانوں کے ایک بڑے میں ہندو مسلمانوں کی لڑائی سے بدقسمت تھے بڑی مشکل وارداتوں سے ایک جھگڑا جیسا ہو گا۔ ناز ہماری ہو جائیں گی اور اسلام سلطنت بیا تھا۔ فوراً کھینچ لیا کر صاحبزادے کی داڑھی مونچھیں نکل آئیں پھر بھی وہ نانی کی گود میں چھپی نظر آتے ہیں دونوں ہاتھوں سے کھینچتا جاتا ہے نہ بالغ کے دینگ مرتبت ہوئے۔ ماؤں کو ٹھیک ٹھیک کے انداز سلاتی تھیں کہانیاں کہتی تھیں یہ دریاں دیتی تھیں تو نیند آتی تھی بچوں کو بٹھا کر کھیل بھی کرا تی تھیں شرارت دیتی تھیں کہ بچی کھلی ہالی تھیں تو پیٹ صاف ہوتا تھا۔ اتفاقاً ذیں کے یہاں دوسرے صاحب مہمان ہوئے پوچھا صاحبزادہ کہاں ہے ؟ میرا ابن خدا جانے گھر میں دادا کے پاس آرام کر رہا ہے مہمان صاحب چاہتے تھے کہ لڑکے کو لا کے کچھ دیں! انھوں نے اصرار تمام بلا صاحبزادے سے داڑھی مونچھ والا بلایا دادا کی گود میں ترتیب لائے۔ مہمان نے کہا میاں تمھارا نام ؟ بولے مرزا ابھی بتا دیتے ہیں پوچھتے کیا ہو ! فرمایا کل دل سے ول ہمارے ہاں کا مسودہ۔ میاں ہندوستان بھی انگریزی دادا کی گود میں سو برس کا پلا ہے اسے دو سو برس کے بعد بھی خریک کا مہمان پوچھتا ہے تمھارا نام ؟ تو کہتے ہیں ذرا آپ جا دو کے اسے بھی پوچھتے کیا ہو ؟ تو کہتے ہیں۔ کل دل دے دل اس پر نابالغ کا عہد طفلی اب ختم ہو جانا چاہیے۔

دوسرا دیدہ ہندو مسلم فساد کے ذکر کرنے کا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ادھر دستوریت رہے گی سوائے مرنے جینے کے پہلی ہی کیا معنی کہ جیسا کہ حضرت جان بل کی منشور دانے کی اٹکل کا معاملہ ہے لہذا رپورٹ کی مقدار شرکا آل اس موضوع پر جو کچھ ہو گا وہ ظاہر ہوا اور مدارک کی کمیٹی ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں کھٹکے تھے جیسی نفسانی آن رہ جانے پائیں اور قومی نظام نقصان کے لیے جائے کہ بیہ نہیں کہ پنجاب اور بنگال کے انتخابات فضا .... کی تفصیلی شناخت کریں لہذا ہم تمیز سے میاں جان بل کی تقریر

غذاے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صد ہا راگ کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہون تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتداے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک ستار ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ نازش اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ